محمد حسن الیاس

حدیث متواتر

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

سوال: حدیث متواتر کسے کہتے ہیں؟ عام خبر واحد اور حدیث متواتر کے حکم میں کیا کوئی فرق ہے؟ مسلمانوں کی علمی روایت میں موجود اصولیین اور محدثین، دونوں بعض احادیث کو متواتر قرار دیتے ہیں۔

کیا یہ وہی تواتر ہے جو قرآن مجید کے نقل کے موقع پر بیان کیا جاتا ہے، اور جس کی تعریف یہ کہہ کر کی جاتی ہے کہ 'خبر عدد یمتنع معه - لکثرته - تواطؤ علی کذب'، ''یعنی ایسی خبر جو اتنے لوگوں نے بیان کی ہو جن کی کثرت کی وجہ سے ان کا جھوٹ پر جمع ہونا محال ہو''؟

جواب: حدیث پر تواتر کا حکم لگانے والے اہل علم اس بارے میں دو آرا رکھتے ہیں:

پہلی یہ کہ حدیث کے تواتر سے مراد یہ ہے کہ جس طرح کسی خبر کا متواتر ہونا قطعیت، یعنی یقین کا فائدہ دیتا ہے، اسی طرح اگر کوئی اور خبر بھی قطعیت اور یقین کا فائدہ دے تو اس کی حیثیت بھی تواتر تک پہنچ جانی چاہیے۔ لہٰذا ان کے نزدیک حدیث کا تواتر کیفیت نقل کا نام نہیں، بلکہ ''علم القطع کے حصول کی بنیاد پر کسی خبر کا حکم ہے''۔

اس رائے کو اہل علم 'ما أفاد القطع' سے بیان کرتے ہیں، یعنی وہ خبر جس وقت وجود میں آئی تو ابتداً خبر واحد کے ہی طریقہ پر ہوئی اور نقل بھی وہ خبر واحد کے ہی اصول پر ہوئی ہے، لیکن اس خبر واحد میں جو بات بیان ہوئی،

وہ چونکہ قطعیت اور یقین کا فائدہ دیتی ہے، لہٰذا اس حدیث کو نتیجے کے لحاظ سے تواتر کے ''قائم مقام'' سمجھ لینا چاہیے۔

دوسری راے یہ ہے کہ اگر کسی خبر کو معتد بہ تعداد (جو کہ محدثین کے نزدیک مختلف ہے) میں لوگ بیان کرنا شروع کر دیں تو وہ بات بھی اس درجہ کو پہنچ جاتی ہے جس درجہ میں کوئی متواتر خبر پہنچتی ہے۔ لہٰذا جب معاشرے میں افراد کی اتنی بڑی تعداد ان ''اخبار'' کو بیان کرنے لگ جائے جن کا جھوٹ پر جمع ہونا عقلاً محال ہو تو اسے متواتر مان لینا چاہیے۔

ہمارے نزدیک ان دونوں آرا کے تحت حدیث پر تواتر کی صفت کو شامل کرنا محل نظر ہے۔

پہلی راے کو تسلیم نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ تواتر کا تعلق کسی عمل کے نقل ہونے کی ایک خاص کیفیت سے ہے۔ اس کا تعلق نفس مضمون کے صدق اور کذب سے نہیں ہے۔

مثلاً یہ بات کہ انسانوں کی اتنی بڑی تعداد بیان کرتی ہے جن کا جھوٹ پر جمع ہونا عقلاً محال ہے کہ محمد بن عبداللہ ایک انسان تھے، جنھوں نے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا تھا تو یہاں رسول اللہ کے اس دعویٰ کی صداقت زیر بحث نہیں ہے۔ چونکہ لوگوں نے واقعے کو متواتر نقل کیا ہے، لہٰذا آپ سچے رسول ہی تھے، آپ کی رسالت کی سچائی اس متواتر انتقال خبر میں زیر بحث نہیں ہے، بلکہ اس دعویٰ کے مطلق حدوث پر انسانوں کی اتنی بڑی تعداد کا اتفاق ہے جن کا جھوٹ پر جمع ہونا عقلاً محال ہے۔ گویا یہ واقعات کے بارے میں انسانوں کا مشترک حافظہ ہے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

اس کی ایک اور مثال یہ ہے کہ قائد اعظم پاکستان کے بانی تھے۔ یہ خبر متواتر ہے۔ پوری قوم بیان کرتی ہے، لیکن یہ بات بیان کرنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ ہی کو بانی ہونا بھی چاہیے تھا۔ اس دعوے کا تعلق دوسرے دلائل سے ہے، محض تواتر سے نہیں ہے۔

چنانچہ کسی قطعی حقیقت کو تواتر کے بغیر بھی حاصل کیا جا سکتا ہے، اس لیے خبر واحد کو 'ما أفاد القطع' کی وجہ سے تواتر کا قائم مقام بنانا درست نہیں ہے۔ تواتر نقل علم کی اصطلاح ہے، کسی بات کی قطعی صداقت کے حصول کا ماخذ نہیں ہے۔

دوسری راے بھی قابل قبول نہیں ہو سکتی، اس کی وجہ یہ ہے کہ تواتر کوئی دینی اصطلاح نہیں ہے، بلکہ یہ نقل علم کی اصطلاح ہے۔ یہ اصطلاح علم و عقل کے مسلمات کو سامنے رکھ کر وضع کی گئی ہے۔ انسان اس طریقۂ نقل علم سے حقائق کا ادراک کرتا ہے۔ لہٰذا جس واقعہ کی اپنے حدوث سے آج تک ایسی اور اتنی بڑی تعداد میں لوگوں

نے گواہی دی ہو جن کا مل کر جھوٹ پر جمع ہونا عقلاً محال ہے تو اسے خبر متواتر کہا جا سکتا ہے۔ لیکن وہ خبریں جن کو محض معاشرے میں مشہور ہونے کی وجہ سے متواتر مان لیا گیا ہے، یعنی حدوث کے وقت تو نہیں، لیکن اس کے بعد لوگوں کی بڑی تعداد نے ان اخبار کو بیان کرنا شروع کر دیا تھا، اس لیے متواتر ہیں، یہ موقف درست نہیں ہے، اس لیے کہ تواتر اپنی ابتدا اور اپنے حدوث کے وقت سے تواتر کہلاتا ہے، نہ کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ کسی خبر کے معروف یا مشہور ہو جانے سے وہ بات تواتر کا درجہ حاصل کر لیتی ہے۔

چنانچہ ہمارے نزدیک تواتر خالص "نقل علم" کی اصطلاح ہے، یہ کوئی مذہبی اصطلاح نہیں ہے، لہٰذا کوئی خبر واحد کسی قطعی حقیقت کو بیان کر کے متواتر بن جاتی ہے، نہ اس کے ثبوت کے لیے افراد کی تعداد کو طے کرنے کا حق مذہبی علما کو حاصل ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تواتر کے اسی محکم ذریعۂ نقل علم کو خدا کا دین پہنچانے کے لیے اختیار کیا ہے۔ اللہ کے رسول نے خدا کے کلام کو اپنے حدوث کے وقت ہی سے انسانوں کی اتنی بڑی تعداد کو سنایا، لکھایا، دہرایا جن کا جھوٹ پر جمع ہونا عقلاً محال تھا، اسی لیے آج بھی ہم پورے اعتماد سے دنیا کو یہ بتا سکتے ہیں کہ یہ کلام دو، چار، آٹھ افراد نے نہیں، بلکہ انسانی نسلوں نے منتقل کیا ہے، بالکل ایسے جیسے یہ نسلیں آج بھی حقائق منتقل کرتی ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب باتیں ہم تک خبر آحاد ہی کے طریقے پر منتقل ہوئی ہیں۔ یہ آپ کی زندگی کا تاریخی ریکارڈ ہے۔ کسی خبر واحد پر اگر ہمارا اطمینان ہے کہ یہ رسول اللہ سے منسوب صحیح بات ہے اور اس میں دین سے متعلق کوئی ایسی مستقل بالذات ہدایت بیان نہیں ہوئی جو دین کے اصل ماخذ —— قرآن و سنت —— میں موجود نہیں ہے تو ہر وہ خبر واحد بھی اسی بنا پر واجب اطاعت ہے۔ اس مقصد کے لیے اس خبر آحاد کے نقل کی کیفیت کو تبدیل کرنا اور اسے قرآن مجید کے برابر لا کھڑا کرنا خلاف حقیقت ہے، اس لیے کسی حدیث پر متواتر ہونے کا دعویٰ نہیں کیا جا سکتا۔

"Note from Publisher: Al-Mawrid is the exclusive publisher of Ishraq. If anyone wishes to republish Ishraq in any format (including on any website), please contact the management of Al-Mawrid on info@al-mawrid.org. Currently, this journal or its contents can be uploaded exclusively on Al-Mawrid.org, JavedAhmadGhamidi.com and Ghamidi.net"